گمنام محبت

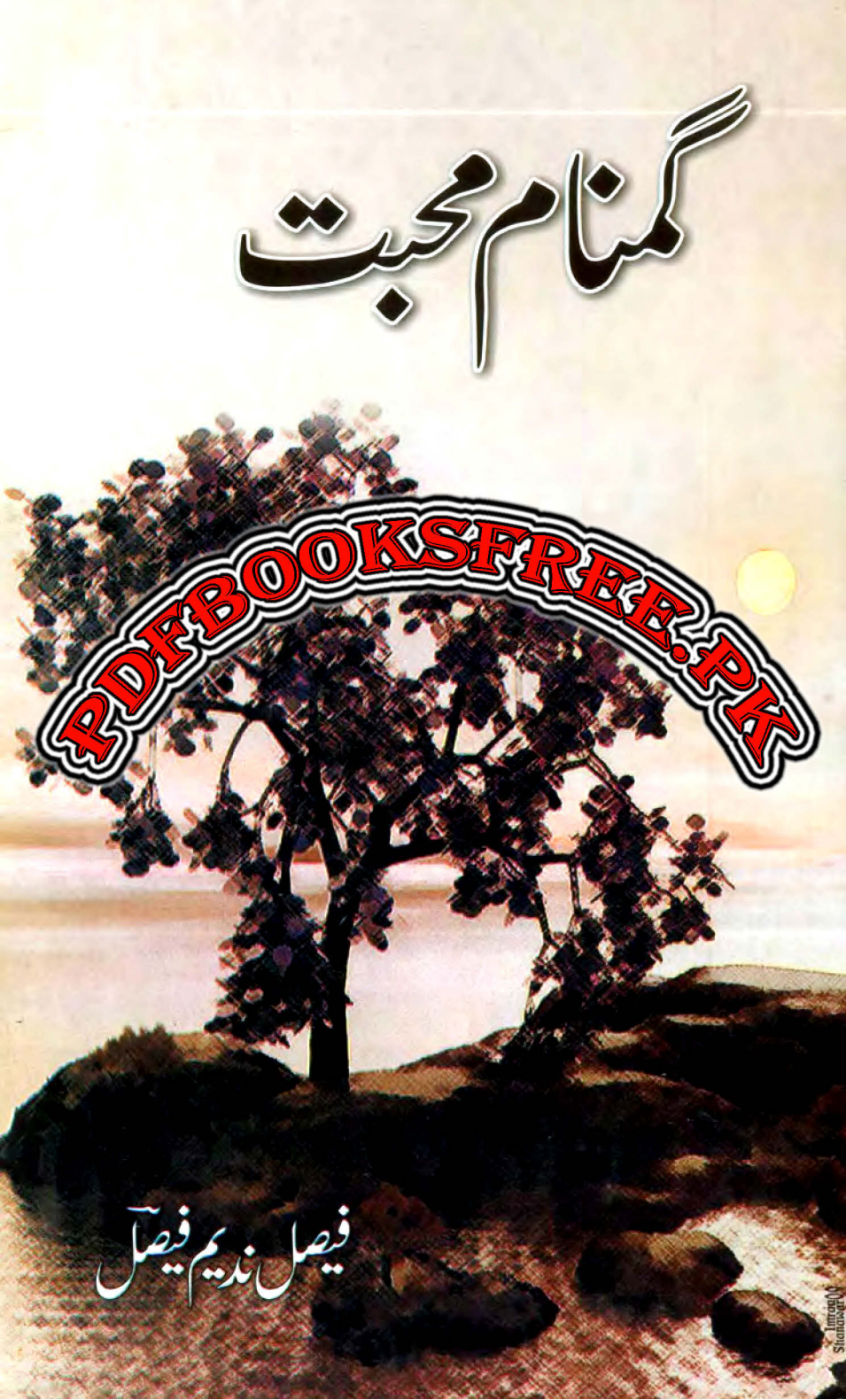

PDFBOOKSFREE.PK

فیصل ندیم فیصل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

معزز قارئین توجہ فرمائیں!

پاکستان ورچوئل لائبریری پر موجود تمام کتابیں قارئین کے مطالعے اور دعوتی و اصلاحی مقاصد کے لئے اپلوڈ کی جاتی ہیں۔

تنبیہ

کسی بھی کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی سخت ممانعت ہے، اور ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی و شرعی جرم ہے۔

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

فہرست

گمنام محبت کا شاعر (عابد رسول کمبوہ)	۱۱
حمد باری تعالیٰ	۱۳
نعت شریف	۱۴
اپنے محسن سعد اللہ شاہ کے نام	۱۵
کبھی اس پار بھی اُترو	۱۷
مانا یہاں آئینۂ کردار وہی ہے	۱۹
دیکھنے شہر کے سب لوگ آئے	۲۱
خواہش	۲۲
آؤ کبھی تو بیٹھو اس دل کا حال پوچھو	۲۳
موت آئے نہ اب جیا جائے	۲۵
مدتوں بعد آج بدلا ہے	۲۶
اس شہرِ سنگ و خار میں چاہت نہیں ملی	۲۷

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ذرا ٹھہرو!	۲۹
مجھ کو پاگل سا کر گیا کوئی	۳۱
کوئی شخص مجھ سے وفا کرے	۳۳
دو شعر	۳۵
تختیٔ دل پہ ترا نقش بناتے رہنا	۳۶
اپنی سکھیوں کو مرے شعر سناتے رہنا	۳۷
جب بھی مجھ سے کلام کرتا تھا	۳۸
حشر	۳۹
تمہارے ہجر کا بادل	۴۱
تنہائیاں	۴۴
غلطی اس میں کیا زمانے کی	۴۵
روز جیتے ہیں روز مرتے ہیں	۴۶
تری اک نظر پر فدا ہو گئے ہیں	۴۷
نہ کوئی جام رہا پیاس بجھانے کے لیے	۴۹
ہم تری چاہ میں اب ایسے جیا کرتے ہیں	۵۰
شامل ہے دھڑکنوں میں حرف دعا ہوا ہے	۵۱
اس نے میری دھڑکن میں اتر کر نہیں دیکھا	۵۳
آنکھ میں دیپ وفاؤں کے جلائے رکھنا	۵۴

کشتیوں سے نہ بادبانوں سے	۵۵
وادیٔ تیراہ اور دسمبر	۵۷
عروج دیکھا زوال دیکھا	۵۹
اس نے غضب کیا مجھے شاعر بنا دیا	۶۱
تو جواب تو ہی سوال ہے	۶۳
یہ اذیتوں کا جو سال ہے	۶۴
سبھی قصوں حوالوں میں محبت ہی محبت ہے	۶۵
لوگ اب چاند کو کچھ ایسے سزا دیتے ہیں	۶۶
شاید	۶۷
دو شعر	۷۰
بھیگے ہونٹوں کی بات' کیا کہنا	۷۱
کوئی آہٹ ہے نہ مہماں کوئی	۷۲
رنگ سوچوں میں بھر کر گیا وہ	۷۳
اس رات	۷۵
مرے خیال کو اس نے زبان بخشی ہے	۷۸
چلو اک کام کرتے ہیں	۷۹
دسمبر کے مہینے میں	۸۱
دو شعر	۸۴

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

وہ تو کہتے ہیں، تجھے خواب نگر دیتے ہیں	۸۵
مجھے اس کے خیالوں سے الجھنا اچھا لگتا ہے	۸۶
اب کون؟	۸۷
چپکے سے	۹۰
تجھے میں بادِ صبا لکھوں گا	۹۱
جو جام میں نے پیا لکھوں گا	۹۳
ہر ایک موسم خزاں لکھوں گا	۹۴
گھٹائے ہجر چھائی ہے، کہیں سے لوٹ آؤ نا!	۹۵
دو اشعار	۹۷
دو اشعار	۹۸
تم فکر مری چھوڑو	۹۹
چلو اب فیصلہ کر لیں	۱۰۳
صورت خواب نگاہوں میں بسا کر اس کو	۱۰۵
اک تمنا جگا گیا دل میں	۱۰۶
ہم کب اس بات کے قائل تھے	۱۰۷
فردیات	۱۱۰

گمنام محبت کا شاعر

''زمانے بیت جاتے ہیں'' کے بعد ''گمنام محبت'' فیصل ندیم فیصلؔ کا اردو شاعری کے میدان میں عروجِ منزل کی طرف سبک رفتاری میں اٹھا ہوا دوسرا قدم ہے۔ محبت کا سفر ادب سے شروع تو ہوتا ہے مگر اس کی انتہا کوئی نہیں، اس سفر کی منازل طے کرنے اور رکاوٹیں پار کرنے کے لیے جوش، جذبہ اور خلوص لازمی ہے۔ فیصل نے بھی اپنے سفر کا آغاز اچھے جوش، جذبے اور حوصلے سے کیا ہے:

ہیں مرے ساتھ چاہتیں اس کی
خوف آئے گا کیا طوفانوں سے

یہ جو مجھ میں طلبِ اڑان ہے
تیری چاہتوں کا کمال ہے

ادب کے میدان میں اس نوآموز راہی کی ابتدا بہت اچھی ہے اور مستقبل میں نقطۂ عروج کی طرف مسلسل رواں رہنے کے لیے فیصلؔ کو خود فیصلہ کرنا ہوگا کہ وہ کس ہمت، حوصلے اور لگن سے کام لیتا ہے۔ اس راہ میں اگر راہزن اس کے آس پاس رہیں گے تو کئی ایک رہبر بھی اس کے پاس پاس ہوں گے۔ جبھی تو فیصلؔ کہتا ہے:

میں بھٹک جاؤں گا جو تو نہ ہوا ساتھ مرے
میرے رہبر مرے جانباز، خبر دے مجھ کو

شاعری جیسی نرم و نازک ٹہنی پہ کھلتے ہوئے اس تازہ شگوفے نے اپنی انتہائی کم سنی میں خوشیوں کو بھی دیکھا، دکھوں کے تذکرے بھی کیے، لطیف و کثیف جذبوں کو بھی موضوعِ سخن

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

بنایا۔ کہیں پہ بھٹکا تو کہیں پہ اوروں کو راستہ دکھایا۔ مختصراً یہ کہ فیصلؔ نے اپنے تئیں انتہائی عمدہ کاوش کی ہے کہ زندگی کے کورے کاغذ پہ ہر ہر رنگ بھرا جائے تا کہ زندگی سے زندگی کا لطف اٹھایا جائے اور کسی بھی قاری کی تشنگی کو کسی نہ کسی حد تک کم کیا جا سکے۔ ''گمنام محبت'' کی ہر نظم و غزل توجہ کے دامن کو اپنی طرف کھینچتی ہے۔ چند اشعار نقل کرتا ہوں۔ باقی کے لیے آپ کو کتاب کے اوراق الٹنے پڑیں گے:

بدمزاجی نہیں تھا شیوہ مرا
تم سے مل کر مزاج بدلا ہے

وہ شخص جو بدلا تو بدل جائے گی دنیا
اس شہر میں اک میرا طرف دار وہی ہے

ہم یہ سمجھے اُسے محبت ہے
وہ فقط احترام کرتا تھا

اس کو اتنی خبر کہاں فیصلؔ
اس کی چاہت میں مر گیا کوئی

سوچنے والوں سے گزارش ہے کہ وہ فیصلؔ کو پڑھیں اور پڑھنے والوں سے گزارش ہے کہ وہ فیصلؔ کو سوچیں تو نتیجہ خود بخود ان کے سامنے آ جائے گا کہ فیصلؔ کیا ہے؟ کہاں پہ کھڑا ہے اور اس کی آنکھوں میں سوچوں میں کہاں کی بلندیوں تک پرواز کرنے کا عزم ہے۔ آخر پہ دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ فیصل ندیم فیصل کے جذبوں کو مزید شدت' حدت عطا فرمائے۔ قدم بہ قدم اسے نئے حوصلے دے تا کہ یہ ادب کی ابتدائی منازل طے کرتے کرتے عشق کی انتہا ہونے میں خود کو وقف کر سکے۔

فیصلؔ کے عروجِ سخن کے لیے دعا گو

عابد رسول کمبوہ

بہاول نگر

حمد باری تعالیٰ

کشتیِ جاں کو عذابوں سے نکالا تُو نے
میں کہ اک بھٹکا مسافر تھا سنبھالا تُو نے

بھیج کر نورِ محمدؐ کو زمیں پر اپنی
کر دیا سارے جہانوں میں اجالا تُو نے

خود ہی آزاد کیا صدقے محمدؐ کے مجھے
جب کبھی دہر کے جنجال میں ڈالا تُو نے

جو ہوا دینِ محمدؐ پہ فدا اے مولا!
کر دیا اس کو زمانے سے نرالا تُو نے

اب تو لڑ جاؤں گا بن تیغ ہی کفار سے میں
اس طرح دل سے مرے خوف نکالا تُو نے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

نعت شریف

دونوں جہاں سمائے ہیں اس پاک ذات میں
ثانی نہیں ہے انؐ کا کوئی کائنات میں

یہ آرزو ہے میری کہ جب بھی قلم اٹھے
لکھتے ہی جاؤں حرف میں انؐ کی صفات میں

میں ہوں گدائے مصطفیٰؐ، عاشق بلالؓ کا
ذکرِ حضورؐ ہے مری ہر ایک بات میں

پاتے ہیں انؐ سے روشنی شمس و قمر مرے
بحرِ عطا و فیض ہے اس پاک ذات میں

رکھ لینا آپؐ حشر میں پردہ ندیمؔ کا
اک آپؐ ہی ہیں آسرا اس کائنات میں

اپنے محسن سعداللہ شاہ کے نام

ہے کہاں تو مرے ہمراز، خبر دے مجھ کو
زندگی مجھ سے ہے ناراض، خبر دے مجھ کو

چار سو حشر کا عالم ہے بکھر جاؤں گا
دے کہیں سے مجھے آواز، خبر دے مجھ کو

پوچھتا ہوں میں ہواؤں سے ترے بارے میں
مسکرائے دلِ ناساز، خبر دے مجھ کو

تو مری سوچ کا محور ہے خیالوں میں مرے
ہیں پریشاں مرے سب راز، خبر دے مجھ کو

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

تو ہے لاہور میں اور خواب خفا آنکھوں سے
یاد آئیں ترے انداز، خبر دے مجھ کو

تھے بہت خوفزدہ تم بھی غمِ جاناں سے
کیسے گزری تری دمساز، خبر دے مجھ کو

میں بھٹک جاؤں گا جو تو نہ ہوا ساتھ مرے
میرے رہبر مرے جانباز خبر دے مجھ کو

کبھی اِس پار بھی اُترو

کبھی اِس پار بھی اترو
محبت کے سمندر کی ذرا طغیانیاں دیکھو
کبھی بل کھاتی لہروں کی ذرا بے تابیاں سمجھو
یہ ساری کشمکش دل میں فقط تیرے ہی باعث ہے
تمہاری آرزو سے ہے
تمہاری جستجو سے ہے
وگرنہ! یہ سمندر تو
دلِ بے چین میں جاناں کئی صدیوں سے بہتا تھا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

مگر خاموش رہتا تھا
کبھی اِس پار بھی اترو
ذرا سا غور سے دیکھو
تمہاری چاہ میں جاناں
یہ موجیں گیت گاتی ہیں
یہ ساحل رقص کرتا ہے
ہوائیں مسکراتی ہیں
اگر تم جاننا چاہو
کہ یہ گمنام سا بندھن
ہے کب سے درمیاں اپنے
تو پھر ایسا کرو جاناں
تمہیں جب بھی ملے فرصت
ذرا اس پار بھی اترو
کبھی اس پار بھی اترو
کبھی.....

❁

مانا یہاں آئینۂ کردار وہی ہے
حیرت ہے ہمیں مرکزِ افکار وہی ہے
وہ شخص جو بدلا تو بدل جائے گی دنیا
اس شہر میں اک میرا طرف دار وہی ہے
سوچوں کی نزاکت کی تخیل کی بلندی
سچ بات کہوں زینتِ اشعار وہی ہے
دیتا ہے مرا ساتھ شب و روز وہی شخص
بس میری رفاقت کا طلبگار وہی ہے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

جیون تو اسی شخص کی نسبت سے حسیں ہے
معصوم سے جذبوں کا نگہدار وہی ہے

اس شخص کو اپنی نہ زمانے کی خبر ہے
بس میری محبت میں گرفتار وہی ہے

اس شہر میں ہر شخص ریا کار ہے فیصلؔ
گر ہے تو فقط ایک وفادار وہی ہے

دیکھنے شہر کے سب لوگ آئے
اپنی حالت پہ ہمیں پیار آئے

ایسے بنجر سی ہوئی یہ آنکھیں
آئنہ دیکھیں تو اب خوف آئے

ہم ادھورے ہیں اکیلے ہیں بہت
اسے کہنا کہ وہ اب لوٹ آئے

وہ نہ آیا تو بکھر جائیں گے
خوف یہ دل میں شب و روز آئے

اس نے اس موڑ پہ چھوڑا ہے ندیمؔ
سانس آئے نہ ہمیں موت آئے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

خواہش

کئی برسوں سے اے جاناں!
یہی اس دل کی خواہش ہے
تم اپنے نرم ہونٹوں سے
فقط اک بار کہہ ڈالو
کہ میرے سارے جذبوں کی
سبھی خوش رنگ خوابوں کی
تمہیں فیصل حقیقت ہو
تمہی میری محبت ہو
تمہی میری.....

❁

آؤ کبھی تو بیٹھو اس دل کا حال پوچھو
بارے میں زندگی کے ہم سے سوال پوچھو

کیسے تراشتے ہیں لفظوں سے تیری صورت
بُنتے ہیں کیسے تیری سوچوں کے جال پوچھو

آؤ ہمارے دل میں، ٹھہرو ذرا سا جاناں
کیا ہے عذاب فرقت، کیا ہے ملال پوچھو

کیسے کٹے ہیں تم بن عمرِ خزاں کے لمحے
کیسے بِتائے تم بن یہ ماہ و سال پوچھو

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اے چاند تم کبھی تو اترو نگر ہمارے
ان گلشنوں پہ کیسے آیا زوال پوچھو

آنکھوں میں زرد موسم کیونکر ندیمؔ ٹھہرا
کیسے ہوئے ہیں بنجر خواب و خیال پوچھو

موت آئے نہ اب جیا جائے
سوچتے ہیں کہ کیا کیا جائے

اب تو اتنا بھی اختیار نہیں
مسکرائیں کہ رو لیا جائے

خوف رہتا ہے روبرو ایسے
کچھ نہ بولیں نہ لب سیا جائے

جانتے ہیں ہمیں بچھڑنا ہے
آؤ کچھ پل تو جی لیا جائے

تم کو چاہا ہے عمر بھر فیصلؔ
کچھ صلہ تو ہمیں دیا جائے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

مدتوں بعد آج بدلا ہے
خامشی کا رواج بدلا ہے

بدمزاجی نہیں تھا شیوہ مرا
تم سے مل کر مزاج بدلا ہے

اک وہی ہے کہ جو نہیں بدلا
یوں تو سارا سماج بدلا ہے

ایسا لگتا ہے جان مانگے گا
اس نے ذوق خراج بدلا ہے

اس سے شکوہ فضول تھا فیصلؔ
ہم نے اپنا علاج بدلا ہے

اس شہرِ سنگ و خار میں چاہت نہیں ملی
جیسی طلب تھی ویسی رفاقت نہیں ملی

اپنا الگ خیال ہے اپنا الگ جہاں
اپنی کسی بھی شخص سے عادت نہیں ملی

گزری ہے ساری عمر محبت کو ڈھونڈتے
لیکن کسی نگر میں محبت نہیں ملی

شام و سحر گزار دیے اضطراب میں
اک پل بھی ہم کو دوستو! راحت نہیں ملی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

جو نقش ہے ازل سے مرے دل پہ دوستو!
ویسی ابھی تلک کوئی صورت نہیں ملی

تم بھی سمجھ سکے نہ مری خواہشیں ندیمؔ
مجھ کو بھی یار کہنے کی فرصت نہیں ملی

ذرا ٹھہرو!

ذرا ٹھہرو!
مرے دل میں
ابھی تک زرد موسم ہے
مری پرآب آنکھوں سے
ہر اک رستہ ہوا گم ہے
ذرا ٹھہرو!
ہواؤں میں
نمی اشکوں کی باقی ہے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

مری عمرِ پریشاں میں
کمی اپنوں کی باقی ہے
ذرا ٹھہرو!
ابھی تک سوز باقی ہے
غمِ فرقت کا یہ موسم
ابھی کچھ روز باقی ہے
ذرا ٹھہرو!
مرے من میں
کوئی تو دیپ جلنے دو
مرے گمنام جذبوں کو
ابھی پروان چڑھنے دو
ذرا ٹھہرو! ارے فیصلؔ!
غموں کی شام ڈھلنے دو
ذرا ٹھہرو!
ذرا ٹھہرو!

مجھ کو پاگل سا کر گیا کوئی
دل میں ایسے اُتر گیا کوئی

خانۂ چشم کے دریچے میں
خواب بن کر ٹھہر گیا کوئی

دل کے آنگن میں خوشبوؤں کی طرح
رفتہ رفتہ بکھر گیا کوئی

میری سب خواہشوں کے خاکے میں
رنگ چپکے سے بھر گیا کوئی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

چار سو خوف تھا خموشی تھی
بے خیالی میں ڈر گیا کوئی

اس کو اتنی خبر کہاں فیصلؔ
اس کی چاہت میں مر گیا کوئی

کوئی شخص مجھ سے وفا کرے
مجھے بے بسی سے رہا کرے

وہ نکھارے بزمِ حیات کو
مری ذات سے وہ وفا کرے

نیا موڑ دے مری سوچ کو
نئے جذبے مجھ کو عطا کرے

کوئی ایسا تم میں ہو دوستو!
حقِ دوستی جو ادا کرے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

جو رہیں تو ایسے رہیں کہ پھر
ہمیں موت بھی نہ جدا کرے

مجھے اس کا پیار نصیب ہو
شب و روز دل یہ دعا کرے

دو شعر

رواجوں کی صلیبیں ہیں
جہاں ہم کو لٹکنا ہے
تمہیں پانے کی خواہش میں
ہمیں یونہی بھٹکنا ہے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

تختیٔ دل پہ ترا نقش بناتے رہنا
تجھ کو ہر آس کے آنچل پہ سجاتے رہنا

ہم نے سیکھا ہے ترے بعد ہی جانے والے!
رات بھر جاگنا اور خون جلاتے رہنا

رنگ اُڑ جائے نہ چاہت کے گلابوں سے کہیں
تتلیاں پھول کے چہرے سے اُڑاتے رہنا

ہم نے مانا کہ شب و روز ہو مصروف مگر
عہدِ الفت تو بہرحال نبھاتے رہنا

چاند اترے گا تری سوچ کے آنگن میں ندیمؔ
تم در یار پہ ہر حال میں جاتے رہنا

اپنی سکھیوں کو مرے شعر سناتے رہنا
اور پھر دیر تلک اشک بہاتے رہنا

پوچھتے رہنا ہواؤں سے خدوخال مرے
بے خیالی میں مجھے پاس بلاتے رہنا

میں بھلا کیسے بھلاؤں گا تری ساقی گری
بیٹھنا پاس، وہ آنکھوں سے پلاتے رہنا

رات بھر جاگتے رہنا وہ خیالوں میں مرے
اور مری سوچ میں کنگن کو گھماتے رہنا

تم نہ آئے تو یقیں مانو کہ مر جاؤں گی
ارے فیصلؔ جی! مرے شہر میں آتے رہنا

جب بھی مجھ سے کلام کرتا تھا
پل میں قصہ تمام کرتا تھا

ہم یہ سمجھے، اسے محبت ہے
وہ فقط احترام کرتا تھا

بے سبب ہی وہ ڈر سا جاتا ہے
جب کبھی ذکرِ شام کرتا تھا

شعر پڑھتا تھا محفلوں میں مرے
میری غزلوں کو عام کرتا تھا

اس کو شوق اڑان تھا فیصلؔ
وہ فضاؤں میں شام کرتا تھا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

حشر

یہ کیسا حشر برپا ہے
دلِ آزار میں جانے
کسی کی یاد میں شاید
مری بے چین دھڑکن نے
کوئی محفل سجائی ہے
مگر! یہ شور ماتم ہے
کوئی جذبہ مَرا ہوگا
کوئی سپنا لُٹا ہوگا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اگر ایسا نہیں ہے تو
کسی کا گھر جلا ہوگا
ارے! اس دل کی دنیا میں
تو بس وہ شخص رہتا ہے
کہیں ایسا نہ ہو فیصل
اسی کی تلخ یادوں نے
مرے دل کو جلایا ہو
مجھے وہ یاد آیا ہو

تمہارے ہجر کا بادل

تمہیں جب سوچنے بیٹھوں
تمہیں جب ڈھونڈنے نکلوں
مری معصوم آنکھوں میں
سمندر سا اتر آئے
اداسی اس قدر چھائے
عجب سا حال ہو جائے
کہ بس! مت پوچھیے ہم سے
کہ پھر ہم کیسے جیتے ہیں

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

غموں کا زہر پیتے ہیں

ذرا سوچو!

مرے ہمدم

تمہارے ہجر سے پہلے

مری معصوم دھڑکن میں

محبت مسکراتی تھی

کئی نغمے سناتی تھی

مری آنکھوں کے روزن پر

ستارے جھلملاتے تھے

مری سوچوں کے آنگن میں

فقط اک چاند رہتا تھا

کبھی نہ ڈوبنے والا

کبھی نہ روٹھنے والا

مگر اب ہر گھڑی، ہر پل

تمہارے ہجر کا بادل

مرے سب چاند تاروں پر

سبھی مہکی بہاروں پر

لگا کر پہرے بیٹھا ہے

کہ جب چاہے برس جائے

برس کر خود ہی تھم جائے

تمہارے ہجر کا بادل

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

تنہائیاں

اجنبی سے رستوں پر
رسوائی کے ڈر سے دیکھو
مجھ کو تنہا چھوڑ گیا وہ
سارے بندھن توڑ گیا وہ
پھر بھی!
میرے دل میں اس کی
یادوں کی پرچھائیاں ہیں
میں ہوں اور تنہائیاں ہیں

❁

غلطی اس میں کیا زمانے کی
خود ہی سوجھی تھی دل لگانے کی

اک اداسی ہے چار سو یارو!
اب یہ حالت ہے آشیانے کی

نقش دل سے مٹے نہیں اب تک
لاکھ کیں کوششیں مٹانے کی

اور شدت سے یاد آتے ہیں
ہم جو سوچیں اسے بھلانے کی

ہم تو ویسے بھی مر مٹے فیصلؔ
اس کو عادت تھی آزمانے کی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

روز جیتے ہیں روز مرتے ہیں
اور کب آہ تک بھی بھرتے ہیں

اب تو اپنی خبر نہیں ہم کو
اس قدر تجھ کو یاد کرتے ہیں

تجھ کو کب کا بتا دیا ہوتا
بس تری بے رخی سے ڈرتے ہیں

چاند اترا ہے اس کے آنگن میں
آؤ پاؤں ادھر کو دھرتے ہیں

خوف رہتا ہے روبرو فیصلؔ
ہم جو اس راہ سے گزرتے ہیں

تری اک نظر پر فدا ہوگئے ہیں
ذرا دیکھ ہم کیا سے کیا ہو گئے ہیں

تجھے ہم نے پایا تھا سب کچھ لٹا کر
مگر راستے اب جدا ہو گئے ہیں

ہواؤں میں شامل ہے خوشبو انہی کی
وہی قوس کی التجا ہو گئے ہیں

یہی ہے سبب ایک تنہائیوں کا
کہ اب وہ اسیرِ انا ہو گئے ہیں

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

بھلانا تھا مجھ کو سو اس نے بھلایا
سبھی عہد اس کے وفا ہو گئے ہیں

رکے ہیں جو پلکوں پہ چند اشک فیصلؔ
سبھی خواب ہم سے خفا ہو گئے ہیں

نہ کوئی جام رہا پیاس بجھانے کے لیے
نہ کوئی نام رہا لب پہ سجانے کے لیے

وہ بھلا کیسے مرے دل میں بسیرا کرتا
وہ تو آیا تھا کسی اور زمانے کے لیے

ہم نے سوچا تھا کہ شاید وہ سنبھل جائے گا
ہم تو بھٹکے تھے اسے راہ پہ لانے کے لیے

اب تو اس شخص نے تنہائی مقدر کر دی
وہ جو آیا تھا مری دنیا بسانے کے لیے

مجھ سے کہتا ہے کہ ہر حال میں جینا ہے ندیمؔ
کوئی سامان تو دے عمر بتانے کے لیے

ہم تری چاہ میں اب ایسے جیا کرتے ہیں
ہر گھڑی صرف تمہیں یاد کیا کرتے ہیں

ہیں جو وابستہ تری آنکھوں سے سب پیمانے
بس یہی سوچ کے دن رات پیا کرتے ہیں

تو ہے تحلیل رگ و جاں میں لہو کی صورت
تجھ کو ہر سانس میں محسوس کیا کرتے ہیں

جب بھی آتا ہے ترا ذکر مرے شعروں میں
لفظ خوش فہمی میں پھر رقص کیا کرتے ہیں

پوچھتا ہے جو کوئی نام ہمارا فیصلؔ
بے خیالی میں ترا نام لیا کرتے ہیں

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

شامل ہے دھڑکنوں میں حرف دعا ہوا ہے
وہ تو قریب میرے کچھ اس طرح ہوا ہے

آیا ہے ہم سے ملنے وہ شخص جو دوبارہ
شاید وہ چاہتوں سے اب آشنا ہوا ہے

اس کی تمام باتیں شعروں میں ڈھل رہی ہیں
دیکھو ہماری چاہت وہ کیا سے کیا ہوا ہے

سوچوں اسی کو ہر پل، مانگوں اسی کو پل پل
اس کا جنون طاری کچھ اس طرح ہوا ہے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اب تو طلب ہے دل کو بس اس کی چاہتوں کی
اس کے بغیر جینا اب کے سزا ہوا ہے

لیتا ہے نام اس کا اب پاک صاف ہو کر
دل اس کی چاہتوں میں یوں پارسا ہوا ہے

اس نے میری دھڑکن میں اتر کر نہیں دیکھا
اک لمحہ بھی پلکوں پہ ٹھہر کر نہیں دیکھا

اک آگ سی جلتی ہے رگِ جاں میں ہماری
صحرا میں کبھی ہم نے سمندر نہیں دیکھا

ہے خوفزدہ وہ جو خزاؤں کی ہوا سے
اس شخص نے شاید کہ بکھر کر نہیں دیکھا

دریا سے سمندر سے بھی گہرے تھے کبھی ہم
اس نے ہی کبھی من میں اتر کر نہیں دیکھا

ہو جاتا وہ نایاب زمانے میں اے فیصلؔ
اس نے مری چاہت میں سنور کر نہیں دیکھا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

آنکھ میں دیپ وفاؤں کے جلائے رکھنا
میری چاہت کو یونہی دل میں چھپائے رکھنا

میں نکھاروں گا ترا روپ گلابوں کی طرح
مجھ کو آنچل کی طرح تن پہ سجائے رکھنا

سوچتا ہوں وہ محبت تھی کہ نادانی تھی
مری تصویر کتابوں میں چھپائے رکھنا

میں نئی آس جگاؤں گا تری دھڑکن میں
مجھ کو سوچوں میں ہر اک پل جو بسائے رکھنا

وہ تو کہتی تھی اگر مجھ سے محبت ہے ندیم
اپنے سینے میں سبھی راز دبائے رکھنا

کشتیوں سے نہ بادبانوں سے
آگ اٹھتی ہے گلستانوں سے

کون آئے گا روبرو ان کے
تیر نکلے ہیں اب کمانوں سے

صورت دیپ جلتے رہتے ہیں
یوں محبت ہوئی زمانوں سے

سچ ہی کہہ دو حضور بہتر ہے
بات بنتی نہیں بہانوں سے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کشتیاں آ لگی کنارے پر
آب نیچے ہوا نشانوں سے

وار اس نے عجب کیا فیصلؔ
میں تو ڈرتا رہا کمانوں سے

وادیٔ تیراہ اور دسمبر

یہ کیا ہوا ہے
کہ چاروں جانب
عجیب عالم سا چھا گیا ہے
کہ برف صورت یہ چاند تارے
اتر رہے ہیں ہر ایک آنگن
ہے نور بکھرا ردائے شب پر
ہیں کتنے نغمے ہوا کے لب پر
جو دل کے تاروں کو چھو رہے ہیں

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

یہ ننھے جذبے مچل رہے ہیں
یہ سارے منظر بدل رہے ہیں
ہر ایک جانب
یہ چاند تارے
زمیں پہ میری اتر رہے ہیں
گلی گلی میں بکھر رہے ہیں
اے کاش!
ایسا ہو.....سارے منظر
نگہ میں اپنی سمیٹ لوں میں

❁

عروج دیکھا زوال دیکھا
خدایا! تیرا کمال دیکھا

کسی کے لب پر وفا کے نغمے
کسی کو محوِ خیال دیکھا

وہ میری سوچوں سے بالاتر تھا
ہر ایک جذبہ اچھال دیکھا

کبھی جوابوں میں بس گیا تو
کبھی شریکِ سوال دیکھا

نہ کوئی میری نظر کو بھایا
جو اس کا حسن و جمال دیکھا

عجیب موسم ہے اس نگر میں
ہر ایک دل میں ملال دیکھا

ہماری آنکھوں سے خون برسا
ندیمؔ اس کا جو حال دیکھا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اس نے غضب کیا مجھے شاعر بنا دیا
سوئے ہوئے سے جذبوں کو پھر سے جگا دیا

چھایا ہے اس طرح سے وہ موجِ خیال پر
مجھ کو تو میرے گھر کا بھی رستہ بھلا دیا

اب چھوڑ کر میں اُس کو بھلا جاؤں بھی کہاں
اس نے تو چاروں سمت ہی پہرہ بٹھا دیا

جینا بھی شہرِ یار میں، مرنا بھی ہے یہاں
اس نے مری حیات کا مقصد بنا دیا

سوچوں تو ہے خیال سا دیکھوں تو روشنی
ویران دل کو اس نے تو گلشن بنا دیا

چھونا ذرا خیال سے اس شخص کو ندیمؔ
مجھ کو تو لمسِ یار نے پاگل بنا دیا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

تو جواب تو ہی سوال ہے
تو مرا عروج و زوال ہے

یہ جو مجھ میں طلبِ اڑان ہے
تری چاہتوں کا کمال ہے

ہے مری غزل میں جو دل کشی
یہ ترا ہی حسن و جمال ہے

تجھے سوچتا ہوں میں ہر گھڑی
مجھے کتنا تیرا خیال ہے

کبھی آؤ پاس جو لوٹ کر
مری زندگی کا سوال ہے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

یہ اذیتوں کا جو سال ہے
یہی لمحہ جاں پہ وبال ہے

نہ ہے منزلوں کی خبر کوئی
مرا لوٹنا بھی محال ہے

ذرا دیکھ تو ذرا اس طرف
ترے بعد میرا جو حال ہے

مری آنکھیں کتنی اداس ہیں
مری دھڑکنوں میں ملال ہے

ہے اثر یہ تیرے فراق کا
جو ندیمؔ ایسے نڈھال ہے

سبھی قصوں حوالوں میں محبت ہی محبت ہے
ستاروں میں اجالوں میں محبت ہی محبت ہے

ہوا ہے اس طرح شامل وہ میری ذات میں یارو!
مری سوچوں خیالوں میں محبت ہی محبت ہے

محبت بس گئی ہے وقت کے ہر ایک لمحے میں
سبھی صدیوں میں سالوں میں محبت ہی محبت ہے

محبت دیکھنی ہو تو کبھی آؤ نگر میرے
یہاں کے رہنے والوں میں محبت ہی محبت ہے

عجب دستور دیکھا ہے نصاب عشق کا فیصلؔ
جوابوں میں سوالوں میں محبت ہی محبت ہے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

لوگ اب چاند کو کچھ ایسے سزا دیتے ہیں
عکس بنتا ہے تو پانی کو ہلا دیتے ہیں

دور ہوتا ہوں تو شکوے بھی کئی ہوتے ہیں
اور ملتے ہیں تو ہر بات بھلا دیتے ہیں

شام ڈھلتی ہے تو آنکھوں کے اسی آنگن میں
ہم ترے نام کی اک شمع جلا دیتے ہیں

ہم عجب صورت حالات سے دو چار ہوئے
رات ساری تری سوچوں میں بتا دیتے ہیں

ہم نے اوڑھی ہے ردا سر پہ دعاؤں کی ندیم
دوست تو دوست ہیں دشمن بھی دعا دیتے ہیں

شاید

شاید
میں خواب میں ہوں
یادیں اگر تمہیں بھی
میری طرح ستائیں
گزرے ہوئے زمانے
گر تم کو یاد آئیں
دنیا سے دور ہو کر
تنہا کبھی جو بیٹھو

تم سوچنا ذرا سا
دل کی گری منڈیریں
دیکھو گے ایک دن تم
شاید
نشاں ہمارے
تجھ کو ملیں کہیں پر
ٹھہرے تھے ہم بھی جاناں
کچھ روز اس زمیں پر
اب تو جدا ہوئے بھی
اک عمر ہو چکی ہے
دھندلا چکے ہیں رستے
منزل بھی کھو چکی ہے
اب تو زمینِ دل بھی
بنجر سی ہو چکی ہے
لیکن کبھی تو جاناں

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

دل کی پھٹی زمیں پر
چاہت کی بارشوں کا کہرام سا مچے گا
پھر رنگِ قوس سونی آنکھوں میں آ بسے گا
شاید
یہ واہمہ ہے
کیونکر ابھی تلک میں
اندھے عذاب میں ہوں
شاید میں خواب میں ہوں

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

دو شعر

کچھ رہے یا نہ رہے مجھ کو گوارا ہے خدا
اس کی پلکوں پہ سجا مجھ کو ستارہ کر دے

اب تو بس ایک ہی حسرت ہے دلِ فیصلؔ میں
اس کی بانہوں کا عطا مجھ کو سہارا کر دے

بھیگے ہونٹوں کی بات' کیا کہنا
گھنی زلفوں کی رات' کیا کہنا

آپ کے دم سے ہے مری شہرت
میری غزلوں کی بات' کیا کہنا

کتنا نازک ہے کانچ سا بندھن
دل کی دل پر ہے گھات' کیا کہنا

ایک سپنا سامنے ہے مرے
اس پہ ساون کی رات' کیا کہنا

یوں تو ہارے ہیں کھیل لاکھوں ندیمؔ
تیرے ہاتھوں سے مات' کیا کہنا

کوئی آہٹ ہے نہ مہماں کوئی
کوئی ساگر ہے نہ طوفاں کوئی

ایک آنگن میں ہیں موسم کتنے
کوئی خوش ہے تو پریشاں کوئی

ہوں گرفتار انا میں بھی اب
کرے مشکل مری آساں کوئی

اس طرح کیسے چلوں گا میں بھی
یعنی پورے کرے ارماں کوئی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

رنگ سوچوں میں بھر کر گیا وہ
تار غم کو سحر کر گیا وہ

مجھ کو مجھ سے نکالا ہے اس نے
اس طرح دل میں گھر کر گیا وہ

میرے لفظوں کو اس نے نکھارا
مجھ پہ ایسی نظر کر گیا وہ

اس کو ڈھونڈیں سبھی لوگ مجھ میں
مجھ پہ کیسا اثر کر گیا وہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

یہ الگ بات ہے جب گیا تو
سونا سارا نگر کر گیا وہ

بن محبت کے جس نے گزاری
اشک میرے شرر کر گیا وہ

اس رات

اس رات بہت پریشان تھا میں
جب اس پاگل سی لڑکی نے
ہاتھ چھڑا کو ہاتھ سے میرے
مجھ سے یہ الفاظ کہے تھے
گر ہو سکے تو مجھے بھول جانا
کیونکہ
ہوں امنگ میں کسی اور کی
کوئی اور میرا نصیب ہے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

میں بھٹک گئی تھی راہ سے

بڑا حادثہ یہ عجیب ہے

اور سنو!

جو کچھ بھی مرا تمہارے پاس ہے

وہ لوٹا دو

کیونکہ

اب تنہا جینا ہے مجھے

اک زہر پینا ہے مجھے

اور ہاں!

آج میں تمہیں

تمہارا سب کچھ لوٹانے آئی ہوں

اور پھر وہ لمحہ

جب اس نے

میرے تمام خط' کارڈز' تصاویر وغیرہ نکال کر

میرے سامنے رکھ دیں

اور کہنے لگی

شاید تمہارا یہی ساماں تھا مرے پاس

میں تو پتھر سا ہو گیا جیسے

کچھ اسے بھی تھا ہو گیا جیسے

جانے کیوں

وہ رفتہ رفتہ مجھ میں سما گئی

وہ آج بھی تو ہے ساتھ مرے

سانس میں خوشبو بن کر

آنکھ میں آنسو بن کر

کیونکہ

وہ جانتی ہے

اس رات بہت پریشاں تھا میں

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

مرے خیال کو اس نے زبان بخشی ہے
پھر اس خیال کو اس نے اڑان بخشی ہے

میں پرشکستہ کسی فاختہ کی صورت تھا
کسی شکاری کو اس نے مچان بخشی ہے

اس ایک شخص کے باعث یہاں تلک آیا
میں ایک تیر تھا اس نے کمان بخشی ہے

تھکن سے چور ہے سوچوں کا قافلہ فیصلؔ
کسی کے عشق نے ایسی تکان بخشی ہے

چلو اک کام کرتے ہیں
محبت عام کرتے ہیں

سبھی خوشیاں تمہیں دے کر
غم اپنے نام کرتے ہیں

نہ جانے کیوں جہاں والے
ہمیں بدنام کرتے ہیں

تری آغوش میں جاناں
ذرا آرام کرتے ہیں

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

زمانے کی ہر اک سازش
چلو ناکام کرتے ہیں

تمہارے نام فیصلؔ جی
یہ بھیگی شام کرتے ہیں

دسمبر کے مہینے میں

تمہیں بھی یاد تو ہوگا
دسمبر کے مہینے میں
اندھیری سرد راتوں میں
کسی کی سوچ میں کھونا
کسی کی آس میں جگنا
کسی کی یاد میں رونا
تمہیں بھی یاد تو ہوگا
دسمبر کے مہینے میں

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کسی کے نرم لہجے میں
چھپی اقرار کی باتیں
وفا و پیار کی باتیں
بڑے ہی غور سے سننا
تمہیں بھی یاد تو ہوگا
وہ اکثر بے خیالی میں
ستاروں سے الجھ جانا
اکیلے بیٹھ کر اکثر
کسی کو سوچتے رہنا
پھیلا کر رات بھر دامن
کسی کو مانگتے رہنا
تمہیں بھی یاد تو ہوگا
وہ شب بھر چاند کے ہمراہ
اکیلے گھومتے رہنا
ہواؤں میں، فضاؤں میں

محبت ڈھونڈتے رہنا
سبھی لمحے، سبھی باتیں
وہ سارے دن، سبھی راتیں
مجھے تو یاد ہیں جاناں
اور اکثر سوچتا ہوں میں
تمہیں بھی یاد تو ہوگا
دسمبر کے مہینے میں

دو شعر

میری آنکھوں میں سمندر ہے، مگر پیاسا ہوں
ایک دریا مرے اندر ہے، مگر پیاسا ہوں
ہے عجب صورت حالات کہ ہر سو فیصلؔ
ایک پرآب سا منظر ہے، مگر پیاسا ہوں

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

وہ تو کہتے ہیں، تجھے خواب نگر دیتے ہیں
آ تری شام کو اب رنگِ سحر دیتے ہیں

جس کے سینے پہ فقط عکس ہمارا ہی بنے
تجھ کو سوچوں کا کوئی ایسا حجر دیتے ہیں

ہم جیے جاتے ہیں اس شخص کی خاطر ورنہ
ہم تو ہر روز تمنا کو گہر دیتے ہیں

لوٹ لیتا ہے وہ ہر بار ہمیں دھوکے سے
کتنے بھولے ہیں اسے دل میں جو گھر دیتے ہیں

درد سے چور سا رہتا ہوں شب و روز ندیمؔ
اور یہ لوگ مجھے زخمِ جگر دیتے ہیں

مجھے اس کے خیالوں سے الجھنا اچھا لگتا ہے
اسی خاطر اجالوں سے الجھنا اچھا لگتا ہے

ہوا شامل جوابوں میں ہے جب سے ہمنشیں میرا
مجھے اکثر سوالوں سے الجھنا اچھا لگتا ہے

بہت ہی غم دیے مجھ کو مرے احباب نے ہمدم
اب اپنا کہنے والوں سے الجھنا اچھا لگتا ہے

جو دیکھو تو عجب تحریر سی لکھی ہے چہروں پر
نگر میں رہنے والوں سے الجھنا اچھا لگتا ہے

نہ جانے کیوں ہوا فیصلؔ کہ اب ہر بات پر مجھ کو
محبت کے حوالوں سے الجھنا اچھا لگتا ہے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اب کون؟

اب کون مری خاطر
دنیا سے جدا ہو کر
نیندوں سے خفا ہو کر
برسات کے موسم میں
راتوں کے سناٹے میں
یوں خود کو جلائے گا
اب کون بھلا مجھ کو بے لوث، بنا لالچ
یوں ٹوٹ کے چاہے گا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اب کون مری غزلوں، نظموں کو سراہے گا

اب کون دبے پاؤں

گمنام سے جذبوں کی دہلیز پہ آئے گا

اب میرے خیالوں کا

چاہت کے حوالوں کا

اِن ماہ وسالوں کا

اِس شام کی سرخی کا

دھندلاتے اجالوں کا

احساس کسے ہوگا؟

وہ شخص اگر لوٹے

اسے اتنا بتا دینا

ہم بات پہ قائم تھے

ہم بات پہ قائم ہیں

ہم تیری محبت میں دنیا کو بھلا بیٹھے

ہم تیری تمنا میں گھر بار لٹا بیٹھے

اے چارہ گر! میرے

اے موج و بحر میرے

اک تجھ کو اجازت ہے

جب چاہو مرے دل میں

چپ چاپ اتر آنا

سوچوں کی رداؤں سے

تم آ کے لپٹ جانا

کیا تم سے گلے شکوے

کیوں تم سے شکایت ہو

یہ وقت کی چوٹیں تو

ہر شخص کو سہنی ہیں

اس دل کی سبھی فیصل

اس دل ہی میں رہنی ہیں

افسوس! اگر یارو وہ شخص نہ لوٹا تو

پھر کون مری خاطر.....

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

چپکے سے

مرے دل میں
تری یادیں
لیے طوفان بانہوں میں
چلی آتی ہیں
چپکے سے

تجھے میں باد صبا لکھوں گا
تجھی کو حرف دعا لکھوں گا

ہے میرے شعروں میں ذکر تیرا
تمہی ہو طلبِ نگہ لکھوں گا

تو سات رنگوں میں ایک جیسا
ہر ایک کو میں جدا لکھوں گا

تمہی نے بخشی ہے شاعری تو
تمہارے بارے سدا لکھوں گا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہر ایک شے میں ہے تیرا جلوہ
تمہی ہو ہر ایک جا لکھوں گا

ہے جس کی چاہت ہر ایک گُل کو
تمہیں وہ کالی گھٹا لکھوں گا

کبھی لکھوں گا خیال خوشبو
کبھی صدائے ہوا لکھوں گا

ہوں میں تو لفظوں کا ایک ساگر
یہ کون جانے کہ کیا لکھوں گا

زمانہ کچھ بھی کہے اے فیصلؔ
جو دل نے میرے کہا لکھوں گا

❁

جو جام میں نے پیا لکھوں گا
نظر کو روشن دیا لکھوں گا

سوائے غم کے محبتوں نے
نہیں ہے کچھ بھی دیا لکھوں گا

رفوگری بھی گراں تھی کتنی
ہے کیسے دامن سیا لکھوں گا

نہیں ہے خوف زمانہ مجھ کو
ہے میں نے جو بھی کِیا لکھوں گا

بچھڑ کے تجھ سے اے میرے ہمدم
ہے کیسے فیصلؔ جیا لکھوں گا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہر ایک موسم خزاں لکھوں گا
ہر ایک منظر دھواں لکھوں گا

ہوا ہے سب کچھ سپرد طوفاں
بچا نہ کوئی نشاں لکھوں گا

ہے اس کے جیسا جہاں میں کوئی
اسے میں وہم و گماں لکھوں گا

وہیں پہ لکھوں گا نام تیرا
میں نام اپنا جہاں لکھوں گا

کوئی بھی راز حیات فیصلؔ
ہوا نہ مجھ پر عیاں لکھوں گا

گھٹائے ہجر چھائی ہے، کہیں سے لوٹ آؤ نا!
تمہاری یاد آئی ہے، کہیں سے لوٹ آؤ نا!

دل ویران میں ہر سو اداسی کا بسیرا ہے
عجب وحشت سی چھائی ہے، کہیں سے لوٹ آؤ نا!

تمہاری آرزو نے درد کے گمنام ساگر میں
بڑی ہلچل مچائی ہے، کہیں سے لوٹ آؤ نا!

مری سانسوں کا شاید اب دیا بجھنے کو ہے جاناں
لبوں پر جان آئی ہے، کہیں سے لوٹ آؤ نا!

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

تمہارے بعد اے ہمدم، تمہاری یاد نے میری
عجب حالت بنائی ہے، کہیں سے لوٹ آؤ نا!

جو ہو پاسِ وفا رکھنا تو پھر ایسا کرو فیصلؔ
غموں کی رات چھائی ہے کہیں سے لوٹ آؤ نا!

دو اشعار

مثال دیپ ہیں روشن محبتیں اس کی
بنائے شعر بنی ہیں رفاقتیں اس کی

وہ میری نظم کا عنواں، جمال غزلوں کا
ہر ایک لفظ میں سمٹی ہیں چاہتیں اس کی

دو اشعار

یاد آتی ہے آج بھی اس کی
وہ نزاکت وہ سادگی اس کی

تھا کلی سا کہ پھول جیسا تھا
بے مثل تھی وہ تازگی اس کی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

تم فکر مری چھوڑ و

اب راہ نئی لے لو
ہمراہ کوئی لے لو
یہ لمبی مسافت ہے
یہ تنہا نہیں کٹتی
یہ عمر کی ڈوری تو ٹکڑوں میں نہیں بٹتی
تم فکر مری چھوڑ و
تدبیر کوئی سوچو
کس سمت کو جانا ہے

یہ پیار کے رستے ہیں
دشوار بہت ہوں گے
ان راہوں میں اے ہمدم کہسار بہت ہوں گے
تم فکر مری چھوڑو
یہ اشک تو بہنے ہیں
یہ درد تو سہنے ہیں
میں تنہا اکیلے ہی
اس عمر کو جی لوں گا
یہ زہرِ غمِ فرقت چپ چاپ ہی پی لوں گا
تم فکر مری چھوڑو
اک بات سنو جاناں
جب خواب بُنو جاناں
میں یاد بھلے آؤں
سوچوں پہ جو چھا جاؤں
دامن کو چھڑا لینا

پلکوں کو جھکا لینا
تم فکر مری چھوڑو
یہ پیار کے دھاگے ہیں
کچھ قسمیں ہیں وعدے ہیں
گمنام سے رشتے کو
کیا نام بھلا دیتے
ہوتا جو اگر بس میں، دنیا سے چرا لیتے
تم فکر مری چھوڑو
اب زادِ سفر باندھو
منزل کی طرف نکلو
صدیوں کی مسافت ہے
اس بات سے مت ڈرنا
اک روز تو پہنچیں گے
یہ سوچ کے چل پڑنا
تم فکر مری چھوڑو

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

یہ روح کے رشتے ہیں
آرام سے ٹوٹیں گے
نیندوں کو جلانے میں
اک عمر لگے شاید
ہاں! مجھ کو بھلانے میں اک عمر لگے شاید
تم فکر مری چھوڑو
پھر جون کی راتوں میں
بھولے سے جو باتوں میں
گر ذکر مرا آئے
تم بات بدل لینا
دن رات جتن کر کے
حالات بدل لینا
جذبات بدل لینا
اب فکر مری چھوڑو
سب فکر مری چھوڑو

چلو اب فیصلہ کر لیں

ہمیں کس اور جانا ہے
سبھی رسموں، سبھی قسموں
حدوں کو توڑ جانا ہے
چلو اب فیصلہ کر لیں
ہمیں معلوم ہے سب کچھ
بہت دشوار ہیں رستے
ہمیں سب علم ہے جاناں
یہ تم بھی جان لو اب کے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

بھلا ہم کب تلک یونہی
عذابوں میں جئیں جاناں
بھلا ہم کب تلک اس زہر کو تنہا پئیں جاناں
چلو اب فیصلہ کر لیں
کہیں ایسا نہ ہو جائے
مقدر پھر نہ سو جائے
یہ جذبہ کر گزرنے کا کہیں مردہ نہ ہو جائے
چلو اب فیصلہ کر لیں
کہ اب اس پار چلتے ہیں
جہاں جذبے مچلتے ہیں
جہاں رنگیں فضائیں ہیں
یہ بادل رقص کرتے ہیں
اگر تم ساتھ دو میرا تو پھر اس پار چلتے ہیں
چلو آؤ ذرا بیٹھو کہ اب یہ فیصلہ کر لیں
چلو اب فیصلہ کر لیں

صورتِ خواب نگاہوں میں بسا کر اس کو
ہم نے رکھا تھا زمانے سے چھپا کر اس کو

کیسے محسوس بھلا ہوتی چبھن کانٹوں کی
ہم نے پھولوں سے بھی رکھا تھا بچا کر اس کو

صبحیں بھی پریشان ہیں شاموں کی طرح
کوئی جائے تو ذرا آئے بتا کر اس کو

ہم اسی خوف سے کرتے ہیں بہت یاد اسے
مر ہی جائیں نہ کہیں یار بھلا کر اس کو

مضطرب تھا میں مگر خوف زمانہ تھا ندیمؔ
جو کہا کچھ بھی نہیں پاس بلا کر اس کو

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اک تمنا جگا گیا دل میں
آگ کیسی لگا گیا دل میں

تھا وہ قائل تو خامشی کا مگر
پھر بھی ہلچل مچا گیا دل میں

دھڑکنوں کو خبر تلک نہ ہوئی
اور چپکے سے آ گیا دل میں

روز آتا تھا روز جاتا تھا
کئی رستے بنا گیا دل میں

اب تو اپنی خبر نہیں فیصلؔ
اس طرح وہ سما گیا دل میں

ہم کب اس بات کے قائل تھے

یوں غم میں ڈوبی راتوں میں
ان بوجھل سی برساتوں میں
ہم خود پر اتنا جبر کریں
یوں درد سہیں اور صبر کریں
ہم کب اس بات کے قائل تھے

ہم خود کو یوں پامال کریں
دیوانوں جیسا حال کریں
اس شخص کو اپنا بتائیں ہم
بے مقصد ہی مٹ جائیں ہم
ہم کب اس بات کے قائل تھے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ساگر بھی لگے بادل ہم کو
سب لوگ کہیں پاگل ہم کو
ہم اتنے تنہا ہو جائیں
یوں اپنے آپ میں کھو جائیں
ہم کب اس بات کے قائل تھے

ہم سے بچھڑیں احباب اپنے
اس طور سے ٹوٹیں خواب اپنے
یہ آنکھیں بنجر ہو جائیں
ہم خوف سے پتھر ہو جائیں
ہم کب اس بات کے قائل تھے

اُس شہر میں پھر سے جائیں ہم
پھر اُس کے ناز اٹھائیں ہم
وہ شخص ہمیں رسوا کر دے
اس طور ہمیں تنہا کر دے
ہم کب اس بات کے قائل تھے

یوں خوف بڑھے اس اندر کا
جیسے اک شور سمندر کا
اور ہم افسردہ ہو جائیں
سب جذبے مردہ ہو جائیں
ہم کب اس بات کے قائل تھے

ہم اس سے بچھڑ کر جی لیں گے
چپ چاپ بکھر کر جی لیں گے
اس شخص کی خاطر فیصلؔ جی
یوں زہر غموں کا پی لیں گے
ہم کب اس بات کے قائل تھے

فردیات

ہم کو مرنے نہیں دیتی ہے محبت فیصلؔ
ورنہ اس حال میں جینا تو سزا جیسا ہے

.....

درد جو سارے زمانے کا دیا ہے یارب
درد کو بانٹنے والا بھی کوئی دے مجھ کو

.....

اس طرح تجھ کو خیالوں میں بساؤں گا ندیمؔ
میرے لفظوں میں ترا عکس دکھائی دے گا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

رات کٹتی ہے اب تو سوچوں میں
نیند آنکھوں سے لے گیا کوئی

.....

ہم اکیلے تھے، اکیلے ہی ہمیں رہنا تھا
دل کم فہم بہت دیر سے سمجھا فیصلؔ

.....

آج بکھرا ہے تو احساس ہوا ہے اُس کو
کانچ سے لوگ یہاں کیسے بکھر جاتے ہیں

.....

ہم تو اس بات پہ حیراں ہیں ندیمؔ
کس طرح اس نے ہمیں دل سے نکالا ہوگا

.....

تری چاہ میں سلگنا، تری آرزو میں جلنا
یہی زندگی ہے جاناں، یہی عہدِ زندگی ہے

.....

جانتا ہوں وہ مری سوچ سے بالاتر ہے
پھر بھی ہر وقت اسی شخص کو سوچے جانا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

وہ اگر پھول تھی، خوشبو ہی بنا لیتی مجھے
اسی حسرت میں گزاری ہے ابھی تک میں نے

.....

اس کو مہتاب لکھوں یا کہ ستارہ لکھوں
اس سے وابستہ ہے دنیا مرے ارمانوں کی

.....

وہ تو بچھڑا تھا کہ احساس دلائے مجھ کو
اس نے سوچا ہی نہ تھا ایسے بکھر جاؤں گا

.....

شدت درد غمِ یار نے اب تو فیصلؔ
بے خبر مجھ کو مری ذات سے کر ڈالا ہے

.....

ہم سمیٹیں گے بھلا کیسے کتابوں میں ندیمؔ
وہ تو خوشبو ہے کسی طور بکھر جائے گا